تاثرات

نہایت افسوس ہے کہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ کو رات کے گیارہ بجے جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری انتقال کر گئے۔ مرحوم کچھ عرصے سے بیمار تھے اور چند روز سے سروسز ہسپتال (لاہور) میں داخل تھے۔ ہسپتال ہی میں ان کا انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حفیظ جالندھری برصغیر پاک وہند کے ممتاز اور نامور شاعر و ادیب تھے۔ نصف صدی سے زائد عرصے تک پورے برصغیر میں ان کی آواز گونجتی رہی اور اس خطہ ارض کے تمام گوشوں میں ان کو قبولیت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا۔ انھوں نے بیاسی برس عمر پائی اور اپنے فن پر عبور کی وجہ سے بھرپور ادبی زندگی بسر کی۔ وہ اگرچہ عمر طبعی کو پہنچ گئے تھے اور بہرحال ان کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہی تھا، تاہم بعض شخصیتیں اپنے کمالات کے اعتبار سے اس درجے اہم ہوتی ہیں کہ ان کی موت ایک بہت بڑا سانحہ قرار پاتی ہے اور اس سے لوگوں پر حزن و ملال کی کیفیت طاری ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ مرحوم حفیظ جالندھری کا شمار شعر و سخن کی دنیا میں اسی قسم کے لوگوں میں ہوتا تھا۔ ان کی وفات سے اردو شاعری کا ایک بہت بڑا دور ختم ہو گیا ہے۔

مرحوم نے نظم و نثر کی ترویج و اشاعت میں بہت کام کیا۔ وہ بے شک جسمانی طور پر اس دنیا کو چھوڑ گئے ہیں لیکن انھوں نے جو قلمی خدمات انجام دی ہیں، وہ انھیں ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھیں گی۔ ان کے بہت سے کارناموں میں دو کارنامے ایسے ہیں جنھیں بجا طور پر لازوال کارنامے کہا جا سکتا ہے۔ ایک "شاہنامۂ اسلام" جو چار جلدوں پر محیط ہے اور دوسرے پاکستان کا قومی ترانہ۔ یہ دو وہ کارنامے ہیں جن کی وجہ سے ان کا نام اور فن قیامت تک زندہ رہے گا۔

حفیظ جالندھری کی موت ایک قومی المیہ بھی ہے اور شعر و سخن کا نقصانِ عظیم بھی۔ اس قابلیت کے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے متعلقین و احباب کو صبرِ جمیل سے نوازے۔